صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ یکم مارچ 2021ء بمطابق 16 رجب المرجب 1442 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔
اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ۝ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔

(ترجمہ): مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہوئے، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ و آخرُ الدعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

Mr. Speaker: Jazakallah. Item No. 02, Mr. Ikhtiar Wali, to take oath ji.

جناب اختیار ولی: اختیار ولی جی۔

جناب سپیکر: چلیں ان کے لئے پہلے فاتحہ کر لیں جی اور شاہدہ وحید صاحبہ ایم پی اے کے بھائی کی Death ہوئی ہے، ان کے لئے بھی مغفرت کریں۔ سینٹیر مشاہد اللہ صاحب کے لئے بھی دعا کریں۔ منور خان صاحب! آپ پرویز ریاض صاحب کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لیں۔ منور خان صاحب! ذرا دعائے مغفرت کر لیں جی۔

جناب منور خان: جی جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

حلف وفاداری/رکنیت

Mr. Speaker: Item No. 02, Mr. Ikhtiar Wali Member elect to stand in front of his seat to take oath.

(Applause)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ Please take your paper MPA Sahib.

جناب اختیار ولی: جی۔

جناب سپیکر: جی۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: مبارک ہو۔

جناب اختیار ولی: تھینک یو آنریبل سپیکر۔

(تالیاں)

جناب اختیار ولی: شکریہ۔

Mr. Speaker: Now----

(Applause)

Mr. Speaker: Now, now----

(Applause)

Mr. Speaker: Now I call upon the Member elect to sign in the roll of Members placed on the table of the Secretary Provincial Assembly.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: 'Leave Applications', (Applause) 'Leave applications':----

(Applause)

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave applications': Janab Mohibullah Khan Sahib Minister for Agriculture, Haji Anwar Hayat Sahib, MPA, Miss. Momina Basit Sahiba, MPA, Janab Abbas-ur-Rehman Sahib MPA. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Ji Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ہم ان کو مبارکباد بھی دیں گے۔

جناب سپیکر: میں Panel of Chairmen announce کر لوں اس کے بعد کر لیں جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی جناب۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں موقع، دیتا ہوں موقع۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 05. 'Nomination of Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Ms: Asiya Asad;
3. Mr. Pir Fida Muhammad; and
4. Mr. Jamshaid Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 06, 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Muhammad Zubair;
3. Mr. Naseer Ullah Khan;
4. Ms: Momina Basit;
5. Mr. Hidayat-Ur-Rehman; and
6. Ms: Shahida.

رسمی کارروائی

(سپاس تشکر)

<u>جناب سپیکر:</u> جی اختیار ولی صاحب۔ (مداخلت) پہلے وہ بات کریں نا پھر آپ مبارکباد دے دیں نا۔ جی اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو ویری مچ آنریبل سپیکر۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ جناب سپیکر! میں آپ شکریہ ادا کرتا ہوں، ہاؤس کے تمام آنریبل ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری آمد پہ مجھے ویلکم کیا، خوش آمدید کہا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں By-election میں اپنے کارکنوں کا، اپنی ٹیم کا، اپنی جماعت کا، پاکستان مسلم لیگ نون کا اور میرے اتحادی پاکستان پیپلز پارٹی، جمعیت علماء اسلام، قومی وطن پارٹی اور تمام میرے شہر کے وہ ووٹرز، وہ عوام جنہوں نے ٹرانسفارمرز، بجلی کے کھمبے، گیس کے پائپس، نوکریوں کے اتھارٹی لیٹرز، اپوائنٹمنٹس لیٹرز، نقد روپے، لالچ، دھونس، بدمعاشی اور ساری چیزوں کو ٹھکرا کر میرے جیسے ایک متوسط طبقے کے ایک سیاسی کارکن کو، جس کو اس اسمبلی میں پہنچنے میں بتیس سال لگ گئے، انہوں نے مجھے منتخب کیا، یہ تمام دوستوں کا اور تمام اتحادیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، معذرت کے ساتھ

میں یہاں پہ یہ بات ضروری سمجھتا ہوں۔ ہمارے ملک میں الیکشن کا پراسیس اتنا مہنگا ہو چکا ہے کہ یہ غریب لوگوں کے بس کی اب بات نہیں رہی، اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو تمام جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز کو اس پہ سوچنا ہوگا۔ آج سے بیس سال پہلے ایک دکاندار کلاس کا بندہ بھی الیکشن لڑ سکتا تھا لیکن گزشتہ دس بارہ سال سے ملک میں جو سیاسی ماحول بن چکا ہے۔ اب یہ سیاست اور الیکشن یہ ارب پتی اور کروڑپتیوں کا کھیل رہ گیا ہے، یہ غریب لوگوں کا کھیل نہیں رہا۔ مجھے فخر ہے اس بات پر، میں نے اپنے دل میں یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس، مجھے اپنی جماعت کے ساتھ مسلم لیگ نون کے ساتھ وابستگی کے بتیس سال ہو گئے ہیں۔ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے میں نے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔ جمہوریت کے لئے، اس ملک کے دستور کے لئے، قانون اور آئین کی بالادستی کے لئے جو حلف آپ نے مجھ سے لیا ہے میں بحیثیت مسلم لیگی کارکن یہ حلف ہزاروں بار اٹھا چکا ہوں اپنے رب کے سامنے، اپنی قیادت کے سامنے کہ پاکستان کی وفاداری صرف زبان پہ نہیں ہماری خون میں سرایت کر چکی ہے اور اس اسمبلی میں پہنچنے کے لئے صرف مجھے ایم پی اے نہیں بننا تھا، میں نے صرف ایم این اے نہیں بننا تھا اگر بننا ہوتا تو میں کسی تگڑی پارٹی کے ساتھ مل جاتا اور کبھی بھی کسی بھی وقت، کسی بھی اسمبلی میں پہنچنا مجھے ہر جماعت لینے کے لئے تیار تھی لیکن یہ میرا ارادہ تھا، یہ میں نے عہد کیا تھا کہ میں اس اسمبلی میں آؤں گا تو مسلم لیگ کا سبز ہلالی پر چم پکڑ کے (تالیاں) یہ ہاتھ میں اٹھا کر (تالیاں) مجھے دو بار 2013 اور 2018 میں Political victimization کے ساتھ اس اسمبلی سے آؤٹ رکھا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سیاسی پراسیس کو، پولیٹیکل پراسیس کو اور یہ الیکشن کا جو پراسیس ہے، اس کو اتنا فری اینڈ فیئر ہونا چاہیئے کہ کوئی بھی بغیر جھجک کے، بغیر ڈرے ہوئے اس میں حصہ لے سکے بہر حال میں اتنا کہوں گا کہ مجھے اس بات پہ فخر ہے کہ میری جماعت کے صوبائی صدر جناب امیر مقام صاحب، انہوں نے دن رات میرے ساتھ محنت کی اس الیکشن 'کمپین' میں۔ مریم نواز شریف جو اس وقت جمہوریت کی نبض ہے اور جمہوریت کی دھڑکن ہے اور اس وقت پاکستان کے جمہوریت کی ضرورت بن چکی ہے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے قیمتی وقت سے وقت نکال کر میری 'کمپین' میں حصہ لے کر میری 'کمپین' کو چار چاند لگا دیئے تھے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عوامی نیشنل پارٹی کے دوستوں کا بھی میں مشکور ہوں، کچھ امر اس طرح ہو گا کہ ان کا اور ہمارا اتحاد نہ ہو پایا ہو لیکن میں آج اس فلور پہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھ میری محبت، میرا انس، میرا جو احترام ہے خان عبدلولی خان کے لئے اور جناب

باچاخان کے لئے، وہ میرے دل میں کل بھی تھا، وہ آج بھی ہے، ایک سیاسی کارکن سمجھتا ہے کہ ایک سیاسی لیڈرشپ اور ایک سیاسی جماعت، سیاسی نظریہ کیا ہوتا ہے۔ میں الیکشن کے تمام، جتنی بھی دل میں باتیں ہوتی ہیں، گلے ہوتے ہیں، خفگی ہوتی ہے، ناراضگی ہوتی ہے، میں ان سب کو معاف کرتا ہوں اور سب سے میں دست بستہ اور عوامی نیشنل پارٹی کے، ان کے تمام قائدین کو میں یہ باور کراتا ہوں کہ ہم یہاں پر ایک ساتھ مل کر، جو ہمارا پی ڈی ایم کا پلیٹ فارم ہے وہ بھی رہے گا، اپوزیشن کے ساتھ مل کر ایک پیج پہ اور ایک یک آواز ہو کر اور یک زبان ہو کر اس صوبے کی ترقی کے لئے، خیبر پختونخوا کے مزدوروں کے لئے، غریبوں کے لئے مل کر آواز اٹھائیں گے۔ جناب سپیکر، میری جماعت وہ جماعت ہے کہ ہم نے 1990 میں موٹروے بنایا۔ اس وقت کہا گیا کہ اس موٹروے کی ضرورت کیا ہے؟ آج دیکھیں کہ اگر یہ موٹروے نہ ہو تو آپ کی سفری سہولیات کہاں کھڑی ہیں۔ میری جماعت وہ جماعت ہے، میرا قائد اور میرا لیڈر وہ لیڈر ہے جس نے انڈیا کے پانچ دھماکوں کے بدلے چھ ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔ جناب سپیکر، مجھے فخر ہے ایسی جماعت کا کارکن ہونے پر کہ جس نے اس ملک کے اندھیرے چھٹا دیئے۔ گزشتہ پانچ سالہ حکومت میں 12 ہزار میگاواٹ بجلی بنائی۔ مجھے فخر ہے اپنی جماعت کا کارکن ہونے پہ کہ میرا پشاور، میرا پورا صوبہ، پورا پختونخوا، یہ کچہری گیٹ، یہ آپ کا سورے پل، وہ حیات آباد کا فیز تھری چوک، یہ مینا بازار، نوشہرہ، مردان، صوابی، چارسدہ، ملاکنڈ، ڈی آئی خان، ہزارہ، کونسا ایسا ضلع تھا جہاں پہ بارود کی بو نہیں تھی، کونسا ایسا چوک تھا جہاں پہ خودکش دھماکے نہیں ہوتے تھے؟ جناب سپیکر، اس صوبے کو امن میری جماعت اور میرے قائد اور میرے نواز شریف نے دیا۔ اس ملک کو کراچی میں جو بھتہ خوری تھی، وہاں پہ پرچی کے ساتھ وہ بھتے اکھٹے کئے جاتے تھے اور بوری بند لاشیں ملتی تھیں، اس ملک کو امن دینے والی میری جماعت ہے مجھے اس پہ فخر ہے۔ اس ملک کو جدید سفری سہولیات میری جماعت اور میرے ملک نے، میرے قائد نے، مسلم لیگ نون نے دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو جن کو صرف محض سیاسی حریف ہونے کی وجہ سے، ان پہ پانامہ کا کیس بنا کے ان کو اقاموں پہ رگڑا جاتا ہے، ان کو جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے، انتقام کی یہ کارروائیاں سرکاری چھتری تلے کھڑے ہو کر جناب سپیکر، یہ زیادتی ہے اور ان چیزوں کو بند ہونا چاہیئے۔ Political victimization نہیں ہونی چاہیئے، اس سے ہمارا جمہوری Culture damage ہو رہا ہے۔ سیاسی کارکنوں کا سیاسی معاملات پہ اور جمہوری عمل پہ یقین ختم ہوتا جارہا ہے۔ یقین کریں By-election میں پھرتے تھے، لوگوں سے ووٹ مانگتے تھے تو کہتے

تھے کہ عجیب بات تو یہ ہے کہ ووٹ ہم ڈالتے کہیں اور ہے اور نکلتا کہیں اور سے ہے۔ اگر عوام کی، ان کے جذبات یہ ہو جائیں، ان کے احساسات یہ ہو جائیں اور ان کے تجربات یہ ہو جائیں تو کل کو الیکشن پراسیس میں لوگ ووٹ ڈالنے نہیں آئیں گے۔ بد قسمتی سے ہماری Polling Ratio جو Already ہے وہ بہت کم ہے لیکن وہ مزید گھٹ کے رہ جائے گی۔ میں آتا ہوں اپنی سپیچ پہ جناب سپیکر!۔۔۔۔

Mr. Speaker: Try to windup, please.

جناب اختیار ولی: میں کروں گا جی مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں I have taken thirty two years to come over here Sir. Just need a few minutes from your precious time۔ جناب سپیکر، 2013 سے لے کر 2018 تک ہماری جماعت، مسلم لیگ نون نے 70 ہسپتال بنائے، 12 ہزار میگاواٹ بجلی بنائی، 29 پاور پراجیکٹس بنائے، جی ڈی پی گروتھ ہم 5.8 پہ چھوڑ کے گئے، JF-17 Thunder یہ کارخانہ ہم لگا کے گئے ہیں، پاکستان کو تحفہ دیا۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں جناب سپیکر، ہمیں بتایا جائے بلکہ اس قوم کو بتایا جائے کہ جب آپ کو، ان کی حکومت کو، عمران خان کی حکومت کو یہ ملک حوالے کیا گیا تو اس ملک پہ ٹوٹل قرضہ 29 ہزار ارب روپے کا تھا، آج۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please. Order in the House, please.

جناب اختیار ولی: آج یہ قرضہ۔ آج یہ قرضہ 45 ہزار ارب روپے پہ پہنچ چکا ہے۔ جن لوگوں سے ووٹ لیا گیا تھا کہ کھیل کے نئے میدان بنائیں گے، ایک کروڑ نوکریاں دیں گے اور پچاس لاکھ گھر بنا کر دیں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو بتاؤں کہ آج لوگ بھوکے ہیں، چوک یادگار میں جائیں، سوئیکارنو چوک میں جائیں، مزدور جاتے ہیں مزدوری کے لئے اور بھوکے واپس آتے ہیں۔ وہ وقت اور تھا جب لوگ پیٹ پالنے کے لئے گردے بیچتے تھے، آج مزدور اپنے بچے چوک میں لا کر بیچتا ہے، یہ کیسی تبدیلی ہے، یہ کونسا انقلاب ہے، یہ کہاں کا نیا پاکستان ہے؟ جناب سپیکر، اگر بھوک بڑھے گی، لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہوں گے، مزدوری نہیں ہو گی تو یقین کریں قتل ہوں گے مقاتلے ہوں گے، لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن بنے گی، غریب اٹھے گا، خنجر اٹھائے گا اور مالداروں کے پیٹ چیر کے رکھ دے گا اس طرف حالات جا رہے ہیں، اس پہ غور کریں، فکر کریں۔ لوگ اب اس سے نہیں گھبراتے ہیں۔ اب صرف خالی خولی نعروں سے اور باتوں سے بات نہیں بنے گی عملی اقدامات اٹھانے ہوں گے اور نہیں اٹھائیں گے تو آپ کو پتہ ہے اس کا نقصان پولیٹیکل پراسیس کو بھی ہو گا، پاکستان کے جمہور کو بھی ہو گا، ملک کو بھی ہو گا اور عوام کو بھی ہو گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب اختیار ولی: میں وائنڈاپ کرتا ہوں Let me come to my local district، میں اپنے شہر پہ آتا ہوں۔ اس سے پہلے حیدر خان ہوتی مردان سے وزیر اعلیٰ رہے ہیں، ان سے پہلے اکرم خان درانی صاحب بنوں سے وزیر اعلیٰ تھے۔ بنوں میں یونیورسٹی بن گئی، مردان میں یونیورسٹی بن گئی، Degree awarding University کی بات کر رہا ہوں۔ میرے نوشہرہ میں کچھ نہیں بنا، ایک ہسپتال کیا ایک ڈسپنسری نہیں بنی، ایک ڈیم بنایا گیا جس کو مرو بہ ڈیم کہتے ہے، خالی پڑا ہے، قوم کے کروڑوں اربوں روپے لگ چکے ہیں، ایک بند لگا دیا، دریا پہ ایک پشتہ بنایا ہے جس پہ 700 کروڑ روپے کرپشن کا الزام ہے۔ جناب سپیکر، میرے شہر میں کوئی نیا کالج نہیں بنا۔ آپ کا چیف منسٹر یہاں سے، مجھے نہیں معلوم وہ بڑا اچھا سا نام ہے وہ اس وزیر دفاع کا، میں بھول گیا ہوں پتہ نہیں کیسا اچھا نام ہے، لیکن وہ وزیر دفاع صاحب اپنی قومی اسمبلی کے نیچے ایک صوبائی اسمبلی کی نشست کا دفاع بھی 80 کروڑ روپے لگا کر نہیں کر سکے وہ ملک کا کیا دفاع کریں گے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو اختیار ولی صاحب۔ اختیار ولی صاحب! وائنڈاپ، پلیز۔

جناب اختیار ولی: وائنڈاپ کرتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھیوں نے آپ کو مبارکباد بھی دینی ہے۔ سردار یوسف صاحب بھی چاہتے میں میں بات کروں تو۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: وائنڈاپ کرتا ہوں۔ Sir! Just give me three four minutes۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! آج تو چھوڑ دیں نا۔ سر، ہم کوئی بھی نہیں بول رہا اس کو بولنے دیں۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر!

سردار یوسف زمان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب فلور چھوڑیں گے تو آپ کو فلور ملے گا نا؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! ان کو بولنے دیں یہ سب شور نہ کریں ورنہ ہم بھی آپ کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر! یہ موصوف جس کا میں، وزیر دفاع صاحب ہیں۔ انہوں نے میری کمپین، میں کہا لوگوں کو کہ اگر آپ نے اختیار ولی کو پاس کیا تو آپ کو فنڈ نہیں ملے گا۔ اگر آپ نے اختیار

ولی کو پاس کیا تو آپ کا کوئی کام نہیں ہو گا۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ وزیر دفاع صاحب یہ فنڈ اور پاکستان کی یہ تجوری کسی کے باپ کی ملکیت نہیں ہے یہ پاکستانی عوام کی ملکیت ہے اور اگر میرے حلقے میں کسی نے، میرے حلقے میں اگر کسی نے کوئی تھوڑی بہت بد معاشی کرنے کی کوشش کی یا فنڈز روکنے کی کوشش کی تو جناب سپیکر، میں اللہ کو گواہ بنا کر، میں آپ کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ واللہ العظیم میں کسی کا بھی کام نہیں ہونے دوں گا، کسی کو بھی پھر چلنے نہیں دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب اختیار ولی صاحب! ایک منٹ میں پلیز وائنڈ اپ کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! دو منٹ تو دیں نا؟

جناب اختیار ولی: کرتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: ابھی نگہت بی بی بھی بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! کسی کو، آج ان کو بولنے دیں سر، کوئی بھی نہیں بول رہا لیکن ان کو آج بولنے دیں۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی! آپ تشریف رکھیں سب کو ٹائم دیتا ہوں۔ آپ بیٹھیں۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب! حکومتیں دھونس، دھاندلی، بد معاشی اور نعروں سے، دھونس، دھاندلی، بد معاشی اور نعروں سے حکومتیں چلائی جا سکتی ہیں لیکن ریاست نہیں چلتی۔ ریاست کو چلانے کے لئے سچے جذبوں کی ضرورت ہے۔ میں۔۔۔۔

(شور / نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کمپلیٹ کر لیں، اپنی بات کمپلیٹ کر لیں۔

جناب اختیار ولی: One minute, one minute ji one minute Speaker Sahib، سپیکر صاحب! بولنے دیں۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں۔

جناب اختیار ولی: میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب! وائنڈ اپ پلیز۔

جناب اختیار ولی: وائنڈ اپ کرتا ہوں لیکن میں اتنا ہی کہوں گا کہ اتنی ہی دیر میں ہمارا انجن ہی گرم ہو جاتا ہے آپ ہمیں روکنے کے لئے کہہ رہے ہیں اور مجھے نوشہرہ کے لوگوں نے بہت بڑا مینڈیٹ دیا ہے۔ میں

نے یہاں پہ پوری بات بھی کرنی ہے لیکن چلیں میں اس شعر کے ساتھ وائنڈاپ کرتا ہوں اور یہ شعر، یہ شعر میں خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے۔۔۔۔۔

(شور / نعرے)

جناب اختیار ولی: خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے پاکستان۔۔۔۔۔

(شور / نعرے)

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی! آپ اختیار ولی صاحب کو خود ڈسٹرب کر رہی ہیں۔

جناب اختیار ولی: پاکستان کے عوام کی طرف سے اور خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے جن کو تبدیلی اور انقلاب کے نعرے پہ لوٹا گیا، ان کی طرف سے یہ شعر پوری اسمبلی اور تمام سننے والوں اور جاننے والوں اور دیکھنے والوں کی نذر کرتا ہوں:

ے
چې تور تمونه به رنړا شی ژاړه مه
تور تمونه به رنړا شی ژاړه مه
شپې د ظلم به سبا شی ژاړه مه
تور تمونه به رنړا شی ژاړه مه
شپې د ظلم به سبا شی ژاړه مه
لا خو میندې د اسلام څه شنډې نه دی
څوک خالد به هم را پیدا شی ژاړه مه
د ظالم ګریوان چې په لاس کښې د مظلوم شی
او عدالت چې د انصاف شی ژاړه مه

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب اختیار ولی: ووٹ کو عزت دو۔ تاج اور تخت، ختم نبوت زندہ باد، ناموس رسالت زندہ باد اور ساتھ میں یہی کہوں گا پاکستان پائندہ باد، محمد نواز شریف زندہ باد، پی ڈی ایم کی قیادت زندہ باد۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ سردار یوسف صاحب، Guests in the galleries please, guests sitting in the galleries آپ نے Clapping نہیں کرنی، خاموشی سے کارروائی دیکھنی ہے، پلیز۔ گیلری میں یہ چیزیں نہیں ہوتیں، آپ Guests ہیں، Honourable guests ہیں خاموشی سے کارروائی دیکھیں، پلیز۔ جی سردار یوسف صاحب۔

رسمی کارروائی

(سپاس تہنیت)

<u>سردار یوسف زمان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے اپنے Colleague نو منتخب رکن صوبائی اسمبلی اختیار ولی خان کو شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اپنی طرف سے بھی، اپنی پارٹی کی طرف سے بھی اور اس اسمبلی کی طرف سے بھی کہ انہوں نے جو الیکشن، ضمنی الیکشن جو انہوں نے لڑا اور ایک جمہوری طریقے سے انہوں نے اس الیکشن میں حصہ لیا اور آج ایک کامیاب رکن، اس اسمبلی کے ایک معزز رکن وہ بنے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، ماحول کو خراب نہ کریں بڑی مہربانی، ماحول کو خراب نہ کریں، ماحول کو خراب نہ کریں، ماحول کو خراب نہ کریں جی بڑی مہربانی، آپ سب تشریف رکھیں، سردار صاحب کو سنیں، ابھی فلور سردار یوسف صاحب کے پاس ہیں انہیں سنیں ماحول کو خراب نہ کریں پلیز۔ جی سردار یوسف صاحب! آپ بھی تقریریں کریں اپنے نمبر پر، سردار یوسف صاحب، ثوبیہ بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ سردار یوسف صاحب!

<u>سردار یوسف زمان</u>: جناب سپیکر! یہ اس اسمبلی کی روایت بھی ہے اور ہونی بھی چاہیئے کہ جو بھی ایک ممبر منتخب ہو کر آتا ہے اور اس کو ویلکم کرنا ہماری اخلاقی طور پر بھی ذمہ داری بنتی ہے اور روایات کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں خندہ پیشانی سے ان کو ویلکم کرنا چاہیئے چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ہو لیکن بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں میرے خیال میں یہ روایات اچھی نہیں جو اسمبلی کے اندر ہوں۔ تو میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جس طرح کہ ایک اسمبلی کا ڈیکورم ہے، استحقاق ہے اور اسمبلی کی جو ایک عزت ہے وہ ہر لحاظ سے برقرار رہنی چاہیئے تاہم اختیار ولی خان صاحب جو کہ مسلسل ایک پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ بتیس سال ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور اس کے بعد اس پر اعتماد کیا، ہماری پارٹی کے لیڈر میاں نواز شریف صاحب نے ان کو ٹکٹ دیا کہ وہ واقعی اس قابل ہیں کہ مسلسل جدوجہد ایک پارٹی کے ساتھ انہوں نے کی بالآخر اس کے حلقے کے عوام نے بھی اس پر بھرپور اعتماد کیا اور شاید کسی بھی ایسے شخص کے لئے الیکشن لڑنا، ضمنی الیکشن لڑنا بڑا مشکل ہوتا ہے جبکہ مقابلے میں حکومت ہوتی ہے، حکومت کا Candidate ہوتا ہے صوبائی حکومت مرکزی حکومت کا لیکن اس کے باوجود وہ اپنے حلقے سے منتخب ہو کر

آئیں۔ میں اس کے حلقے کے لوگوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس پر اعتماد کیا اور جمہوری روایات کو قائم رکھتے ہوئے صحیح معنوں میں ایک جمہوری شخص کو منتخب کیا ہے اور انہوں نے جن جذبات کا جس طریقے سے اظہار کیا ہے جناب سپیکر، یہی جذبات میرے خیال میں اس وقت پورے صوبے کے عوام کے ہیں، جو وہ کچھ کہہ رہے تھے جو بات اس کی زبان سے نکل رہی تھی وہ دل سے بات نکل رہی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کوئی بھی شخص کسی سے بھی آپ پوچھیں گے، ملک کی ترجمانی کرتے ہوئے اختیار ولی خان نے جہاں تقریر کی ہے یہاں صوبے کی عوام کی یہی ترجمانی ہے کہ آج جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور موجودہ حکومت سے لوگ نالاں ہیں بلکہ وہ اس وقت، جس حد تک بھی جتنے بھی ضمنی الیکشن ہوں، آج بھی الیکشن ضمنی ہوں یا الیکشن کرائے جائیں تو عوام نے اپنے عدم اعتماد کا باقاعدہ سے ایک اظہار کر دیا ہے۔

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib! Please take the points you have to respond.

سردار محمد یوسف زمان: میں سمجھتا ہوں یہ ذرا صحیح بات نہیں سنتے میرا خیال ہے خیر اس لئے کہ یہ جو الفاظ ہیں، جو تقریر ہے یہ ہر اس صوبے کے عوام کی آواز ہے اور ان کی ترجمانی ہو رہی ہے۔ آج جو مہنگائی ہے جو بے روزگاری ہے جو لوگ پریشان ہیں اسی وجہ سے تو یہ صحیح جو باتیں ہیں بعض اوقات پھر ہماری جو حکومت کے لوگ ہیں وہ سننا پسند نہیں کرتے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ ضمنی الیکشن سے اس صوبے کے جو کہ موجودہ عوام کے جو تاثرات ہیں، وہ سامنے آئے ہیں، عوام کو اچھی طرح پتہ ہے کہ باوجود حکومت نے اگر 80 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں پھر بھی ان کا Candidate کامیاب نہیں ہو سکا تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عوام کتنے پریشان ہیں اور انہوں نے عدم اعتماد کا اعلان کیا ہے۔ بہرکیف پاکستان مسلم لیگ (ن) کی یہ کامیابی ہے جو اگر اسی طرح الیکشن 2018 میں ہوتے تو آج عوام کے صحیح منتخب لوگ آتے، جو عوام کی آواز ہوتے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت جو دھاندلی ہوئی، جو زیادتی ہوئی جس کی وجہ سے آج اس کی سزا پاکستان کی عوام بھگت رہی ہیں، اس کی سزا ہماری ساری عوام صوبے کی بھگت رہی ہیں اور یہ اپنی جگہ ہماری حکومت کے جو منتخب ممبران ہیں وہ اپنی جگہ اعتراف کرتے ہیں، انہیں اس بات کا احساس ہو چکا ہے اور یہ ان شاء اللہ ابھی ان شاء اللہ پتہ چلے گا کہ پورے پاکستان میں، پنجاب میں جو ضمنی الیکشن ہوئے یہاں پر جو ضمنی الیکشن ہوئے مسلم لیگ پر اعتماد کیا، پاکستان مسلم لیگ (ن) پر کیا ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وائنڈاپ کریں، پلیز۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک الیکشن ڈسکہ کا NA-75 کا جہاں انہوں نے بھرپور کوشش کی دھاندلی کی لیکن عوام نے مسترد کیا تھا، الیکشن کمیشن کو بھی یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ وہاں دوبارہ الیکشن ہوں، یہ حقیقت ہے اس حقیقت کا احترام کرنا چاہیئے اس حکومت کو اور اسی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ جو بھی اگر صحیح معنوں میں آئین کی بالادستی اور قانون کی بالادستی ہونی چاہیئے، اس کے لئے الیکشن کمیشن خود مختار ایک ادارہ ہے، اس حوالے سے الیکشن کرائے جائیں جو بھی منتخب ہو کر آئے۔ یہی ہماری پارٹی کا ایک منشور بھی ہے اور جدوجہد بھی ہے اور پی ڈی ایم اسی نعرے کو لے کر آگے بڑھی ہے کہ پاکستان میں آئین کی بالادستی ہو، قانون کی بالادستی ہو اور خود مختار الیکشن کا ادارہ ہو جو صحیح معنوں میں الیکشن کرائے تاکہ صحیح لوگ منتخب ہو کر آئیں اور انہیں اس ملک پر حکومت کرنے کا اختیار ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار یوسف! تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: میں ایک دفعہ پھر اختیار ولی خان اور اس کے ساتھ اپنی پارٹی کے پاکستان مسلم لیگ کی قیادت کو اور اس کے حلقے کے لوگوں کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب خوشدل خان صاحب! خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، پہلے تو میں مبارکباد دوں گا اور دوسرا میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جس طرح میں نے آپ سے اجازت لی تھی۔ میں اپنی طرف سے، عوامی نیشنل پارٹی کی قیادت کی طرف سے اختیار ولی کو الیکشن جیتنے پر PK-63 اور اس معزز ایوان کا رکن بننے پر اور یہاں پر حلف اٹھانے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، مبارک ہو آپ کو اور ان شاء اللہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ نے تقریر میں جو کچھ فرمایا، اس ملک میں جمہوریت کے لئے، جمہوری قوتوں کے لئے، بشری حقوق کے لئے آپ لڑیں گے تو ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمارے بلوچستان عوامی پارٹی کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات جناب اسد خان اچکزئی کو چھ ماہ پہلے اغواء کیا، کر دیا تھا اور 27 فروری کو ان کی مسخ شدہ لاش ان کے ورثاء کو مل گئی، کتنی افسوس کی بات ہے ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں لیکن سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ کتنے یہاں اس ملک میں ہزاروں ایجنسیاں ہیں، اس میں وہ سیکورٹی ادارے کہاں چلے گئے، یہاں کی پولیس کہاں گئی، یہاں کی ایف سی کہاں گئی کہ چھ مہینے مطلب ہے ایک آدمی کو، ایک سیاسی

کارکن کو،ایک پارٹی کے عہدیدار کو آپ اغواء کرکے پھر ان کی مطلب مسخ شدہ لاش ان کے وارثان کو دی گی ہے۔ کہاں ہے وہ امن، کہاں ہے وہ مطلب ہے ان لوگوں کی وہ آوازیں، اتنے پیسے خرچ ہو رہے ہیں ہمارے سیکورٹی اداروں پر لیکن آج سیکورٹی ادارے خاموش ہیں، ہم کس سے پوچھیں، ہم اسد خان اچکزئی کے خون کن کے ہاتھ پر دیکھیں،آخر ہم کونسے ملک میں رہ رہے ہیں، ہم کونسے قانون میں مطلب ہے ہم رہ رہے ہیں کہ ابھی تک مطلب ہے سیاسی ورکر کو آپ اغواء کرکے پھر ان کی لاشیں بھیج دیں۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور ایسے مطلب ہے اداروں پر بھی کو ئسچنز ہوتے ہیں کہ آپ کا کیا کام ہے؟اس کو آپ کے، قوم کے پیسے آپ پہ خرچ ہو رہے ہیں۔ سپیکر صاحب،22فروری کو شمالی وزیرستان میں چار معصوم خواتین کو قتل کر دیا گیا،ان کو شہید کر دیا گیا،ان کا قصور کیا تھا؟ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے باپ والدین کے لئے،اپنے بچوں کے لئے روزی کمارہے تھے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب!آپ مبارکباد سے دوسری طرف نکل گئے یہ جناب مبارکباد کا سسٹم ختم ہونے دیں پھر آگے کرتے ہیں یہ پھر ان کی مبارکبادیں بیچ میں ہی رہ جائیں گی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u>اور ابھی تک ابھی تک، کتنے افسوس کی بات ہے سپیکر صاحب، کتنے افسوس کی بات ہے، سپیکر صاحب! کتنے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک اس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی،اس میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے، کسی نے ایکشن نہیں لیا ہے،تو کتنے افسوس کی بات ہے،کدھر گئی ہماری گورنمنٹ، تو لہذا میں اس صوبائی اسمبلی کے یہاں ذمہ داروں سے میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس واقعے کے بارے میں کیا تفتیش کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u>ابھی کی گفتگو کو صرف اختیار ولی صاحب تک محدود رکھیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> کیا مطلب ہے پراگریس کیا ہے؟آج یہ ان کے والدین پوچھ رہے ہیں،ان کے بچے آپ سے سوال کر رہے ہیں کہ ہم تو ایک آزاد پاکستان کو مطلب ہے ان پہ مل رہے ہیں کیا وہ قانون کدھر گیا ہے، وہ قانون کی پاسداری کہاں گئی ہے، وہ سیکورٹی ادارے کہاں چلے گئے؟ شمالی وزیرستان میں کونے کونے راستے میں فوج ہے وہاں پر سیکورٹی ہے لیکن اس کے باوجود دن دیہاڑے چار خواتین کو شہید کرتے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے، یہ کونسا ملک ہے آپ مجھے جواب دیں اور میں ان سے جواب چاہتا ہوں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب، Short کریں تاکہ اس کے بعد آگے بھی چلیں مبارکی کی حد تک رہیں باقی بات پھر بعد میں کریں ناریزولیوشن آئیں جب وہ آئیں۔

سردار اورنگزیب: سر! مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے لیڈرز بول گئے نا سردار صاحب۔ پارلیمانی لیڈر صاحب نے بات (ن) کی طرف سے کرلی ہے اب ایک دو اور کرلیں، جے یو آئی کی نعیمہ کشور بولے گی، پیپلز پارٹی کی نگہت بولے گی تو پھر، وہ اپنی بات آپ بعد میں کریں وہ میں دوں گا آپ کو پوائنٹ آف آرڈر جو آپ نے مانگا ہوا ہے وہ میں دوں گا آپ کو۔ رنجیت سنگھ صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ کے پارلیمانی لیڈر صاحب مبارکباد دے چکے ہیں آپ ویسے گلے مل کے مبارکباد دے دیں۔ چلیں جی۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں برادرم اختیار ولی صاحب جو کہ ہمارے اس ایوان کے رکن منتخب ہوئے ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے ان کی گفتگو میں جو بات بہت زیادہ پسند آئی، وہ یہ ہے کہ وہ پینتیس سال تک اپنے پارٹی کے Loyal worker رہے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ اپنے پولیٹکل پارٹی کے اندر میں نے Loyalty show کی ہے تو اس لئے مجھے ہر پولیٹکل پارٹی کے اندر وہ ورکر پسند ہوتا ہے، وہ ہمارے ماتھے کا جھومر ہوتا ہے جو اپنے پارٹی کے ساتھ Loyal ہوتا ہے، چاہے وہ پی ٹی آئی کے اندر ہو، مسلم لیگ ن کے اندر ہو، پیپلز پارٹی کے اندر ہو، جے یو آئی کے اندر ہو، اے این پی کے اندر ہو، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ملک کے اندر جو لوگ Turncoats ہیں جو پارٹی کی Loyalties change کرتے ہی Stigmatiz ں اور جو ہر چڑھتے سورج کے پجاری بن جاتے ہیں، انہوں نے ہمارے اس سیاسی کلچر کو Pollute کر دیا ہے اور سیاست جو ایک مقدس عمل ہے، اس مقدس عمل کو Stigmatize کیا گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان سیاسی ورکروں کو پروموٹ کرنا چاہیئے، ہمیں اپنے پارٹیوں کے اندر Loyal political workers کو آگے لانا چاہیئے اور پاکستانی سیاست سے یہ گند تب ہی صاف ہوگا، یہ Pollution تب ہی ختم ہوگی جب ہم اپنی پارٹیوں کے اندر نظریاتی کارکنوں کو پروموٹ کریں گے۔ اگر ہم Collectively اپنی پارٹیوں کے اندر نظریاتی کارکنوں کو آگے لائیں گے تو یہ جو سینیٹ کے انتخابات کے اندر ہمیں پریشانیاں ہوتی ہیں اور ہم سرمایہ داروں کو اتارتے ہیں، اس بات کی پھر نوبت نہیں آئے گی۔ اس لئے میں Collectively ایک بات کہہ رہا ہوں۔ میں اختیار ولی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا

ہوں کہ جوان کا پولیٹکل کیریئر ہے جس میں وہ دو الیکشنز کے اندر Runner-up رہیں اور انہوں نے پینتیس سال ایک Political struggle کی ہے یہ تمام پولیٹیکل پارٹیز کے لئے اور تمام پولیٹیکل ورکرز کے لئے قابل تقلید ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر ان کو اور ان کی پارٹی کو اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ نعیمہ کشور صاحبہ! دو منٹ پلیز Short short کریں تاکہ آگے جائیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اختیار ولی صاحب کو بہت مبارکباد دوں گی اور مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اپوزیشن میں اور خاصکر پی ڈی ایم میں ایک توانا آواز کا اضافہ ہو گیا اور ایک ایسے وقت میں کہ جب نہ ڈسکہ مل رہا تھا اور نہ بکسہ مل رہا تھا اور اسی دھند میں سے اختیار ولی صاحب نکل کے آ گئے تو وہ کہتے ہیں کہ:

سنا ہے کہ ہر شے کا کتنا ہی فسانہ ہے
ایک دھند سے آنا ہے ایک دھند سے جانا ہے

تو اس دھند میں سے اگر اختیار ولی صاحب کا ایک جھٹکا آیا ہے تو میرے خیال میں ایک بہت اچھا جھٹکا ہے اور میں پہلے جب ہم الیکشن کرتے تھے خاصکر ضمنی میں تو ہم محکمہ زراعت کو Blame کرتے تھے اب محکمہ موسمیات کو کرتے ہیں لیکن ہماری KP کا انداز ہی نرالہ ہے کہ ہم نے محکمہ آبپاشی کو بھی اس میں رگڑا دے دیا ہے۔ تو میرے خیال میں ایک ایسے وقت میں کہ ایسے حالات ہیں ادھر سے کچھ آوازیں آئیں تو میرے خیال میں کہ ہم پہلے ووٹ کی تقدس کی بات کرتے تھے کہ ووٹ چوری نہ ہو لیکن یہاں جب الیکشن کا عملہ چوری ہو جائے اور پھر اس میں ہمیں پی ڈی ایم کو ایک ایسی فتح ملے تو پھر ہمیں اس کو Appreciate کرنا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں افسوس ہے کہ کرم میں بھی جو ہماری جماعت کے ساتھ زیادتی ہوئی تو اس میں بھی ہم اس کو Condemn کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب، میں ایک اور چیز کے بارے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ملک میں جو امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال ہے خاصکر جو کل اسلام آباد کے دل میں بہارہ کہو میں ہمارے جماعت کے جو سالار ہیں اس کے بھائی کا جو قتل ہوا ہے اس کے تیرہ سالہ بچے کے سامنے مفتی اکرام کا، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کدھر گئے وہ وعدے جو ہم کہتے تھے کہ امن وامان کی بہت اچھی صورتحال ہے۔

میرے خیال میں حکومت کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ان کو دیکھنا چاہیئے کہ انہوں نے کیا کیا ہے، کتنا جو امن کے لئے جو ہم نے قربانیاں دی تھی اور جو ملک میں امن کی صورتحال بہتر ہوئی تھی کیا وجہ ہے کہ ہمیں شمالی وزیرستان میں خواتین کی لاشیں ملتی ہیں، ہمیں بہارہ کہو میں علماء کی لاشیں ملتی ہیں۔ تو میرے خیال میں اس سے اجتناب کرنا چاہیئے اور میں مبارکباد دوں گی اپنے جب ہمارے پی ڈی ایم کا، ہمارے جماعت کا جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت سے لوگوں کی ریزولیوشنز بھی ہیں اور چیزیں بھی ہیں تو بس یہ ختم کریں تاکہ آگے چلیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے تھینک یو۔ شوکت۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت یوسفزئی صاحبہ، پیپلز پارٹی کی نمائندگی بھی ہو جائے گی۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: پھر آپ گلے مل کے مبارکباد دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب، میں اختیار ولی صاحب کو پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت بلاول بھٹو زرداری صاحب، آصف علی زرداری صاحب، فریال بی بی صاحبہ کی طرف سے اور اپنی پارٹی کے تمام قیادت کی طرف سے اختیار ولی صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور جس طریقے سے انہوں نے تقریر کی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن میں ایک اور اچھی توانا آواز کی شمولیت جو ہوئی ہے تو وہ ایک بہت زیادہ فخر کے قابل ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر لڑائی پی ٹی آئی کی یا یہاں پہ لڑائی کسی اپوزیشن کی نہیں ہے، یہ سیٹ جو جیتی گئی ہے یہ ان قوتوں کو، ان قوتوں نے جیتی ہے کہ جو جمہوریت کے لئے کام کرتے ہیں، یہ ان قوتوں کی جیت ہے حق زرداری سچ زرداری جو کہ کہتے تھے جو کہ ہم لوگوں نے جیسا کہ کراچی میں ہم لوگوں نے تھر میں جس میں لوگ کہتے ہیں کہ بچے مر رہے ہیں، وہاں پر ہم نے ایک لاکھ Lead کے ساتھ ہم نے وہاں پر ہرایا، ہم نے کراچی کی سیٹیں جیتیں۔ جناب سپیکر صاحب، جتنے بھی ضمنی الیکشن ہوئے، یہ کیا ہے، یہ ان جمہوریت پسند لوگوں کی جو بات ہے کہ ہم سب

لوگوں نے مل کر اختیار ولی صاحب کو سپورٹ کیا اور اس لئے سپورٹ کیا کہ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، ان کی بات کو میں بالکل یعنی Second کروں گی لیکن میں اس بات پہ آؤں گی کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اس ملک کو ایٹمی توانائی دی، بے نظیر بھٹو نے میزائل دیا، انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے جمہوریت کے لئے پیش کیں اور ایک بات کہوں گی جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج نون کی بات کریں وہ جیتی ہیں الیکشن۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> آخر میں، آخر میں ایک ہی بات کروں گی کہ بی بی شہید کے الفاظ کہ Democracy is the best revenge تو اس وجہ سے یہ اختیار ولی صاحب کو بہت بہت مبارک ہو کہ ڈیموکریسی اپنا Revenge لے چکی ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ۔ میر کلام صاحب جی ایک دو منٹ، یار بہت ابھی، آپ کے قریب ہیں آپ گلے مل کے مبارکباد دے دیں، کوئی نہیں، چلو آپ کے پارلیمانی لیڈر بول چکے ہیں سوری جی۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور دو منٹ سے زیادہ ٹائم بالکل نہیں لوں گا جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے بھی ٹائم دیا سب سے پہلے تو میں ہمارا نیا دوست، ہمارے Colleague اختیار ولی خان جو اس اسمبلی میں آئے ہیں، ان کو میں اس شعر سے مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ:

ے اوس به بلها باغیان پیدا شی خو لږ صبر او کړه
اوس به بلها باغیان پیدا شی خو لږ صبر او کړه
د غلامئ زنزیر مات شوے دے زه شور اؤرمه

(تالیاں)

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر! اس اس کے بعد، اس کے بعد میں صرف شمالی وزیرستان میں جو این جی اوز کے چار ورکرز، فیمیل ورکرز ٹارگٹ ہوئے ہیں، میں بنوں کی پوری کی پوری عوام سے اور پوری کی پوری انسانیت سے میں شمالی وزیرستان کی لوگوں کی طرف سے میں معافی چاہتا ہوں کہ وزیرستان کے لوگوں کا اس قتل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس طرح کے Events کو سنجیدگی سے لیں اور اس کی اس طرح سے انوسٹی گیشن کریں کہ اس میں کوئی بھی ملوث ہو اس کو سزا دیں۔ دوسری بات، آخری بات جناب سپیکر، آپ کے ساتھ میرا دو منٹ کا وعدہ تھا میں بالکل ختم کرلیتا ہوں کہ

کل جو عوامی نیشنل پارٹی کے بلوچستان کے جو ترجمان تھے، اسد اچکزئی کی جس طرح اغوائیگی اور جس طرح اس کی لاش ملی ہے تو جناب سپیکر، میں اپنی طرف سے اور اس پورے ایوان کی طرف اس کی مذمت کرتا ہوں اور حکومت کو چاہیئے کہ اس طرح کے واقعات کا وہ سنجیدگی سے نوٹس لیں تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت):</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے بھائی اختیار ولی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وہ اسمبلی میں آئے ہیں (تالیاں) اور انہوں نے دھواں دار تقریر بھی کی، شاید بڑی تیاری کی تھی انہوں نے لیکن وہ ایک چیز بھول گئے، انہوں نے تمام دس گیارہ پارٹیوں کے کارکنوں کا نام لیا لیکن پی ٹی آئی کے ورکروں کا نام نہیں لیا جن کی وجہ سے آج وہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میرے بھائی نے بڑی اچھی باتیں کیں چونکہ نئے دن جب ہوتے ہیں تو انسان بڑے جذبے میں ہوتا ہے اور بڑی اچھی تقریر کی میں Appreciate کرتا ہوں، اچھی بات ہے پہلی دفعہ آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس اسمبلی کی روایت بھی رہے اور اس اسمبلی میں پڑھے لکھے لوگ بھی آئیں، اچھی تقریریں بھی کریں لیکن ساتھ ساتھ کچھ بولیں نا، میرے بھائی بتیس سال محنت کر کے اسمبلی میں پہنچ گئے لیکن جو دوائی لینے گئے تھے وہ ابھی تک واپس نہیں آرہے ہیں (تالیاں) تو جناب سپیکر، جو لوگ دوائی لینے گئے ان کو بھی لے کر آئیں، ان کو ہم ویلکم کریں گے پاکستان میں۔ دوسرا جناب سپیکر، جو انہوں نے بات کی کہ ستر ہسپتال بنائے لیکن ایک ہسپتال ایسا نہیں جس میں نواز شریف کا علاج ہو سکتا تھا، (تالیاں) یہ کیسے ہسپتال ہیں جناب سپیکر، یہ کیسے ہسپتال ہیں جس میں شریف فیملی کا علاج ہی نہیں ہو سکتا۔ تو میں کچھ ریکارڈ درست کرنے کے لئے باتیں کروں گا کہ میرے بھائی نے بات کی کہ انہوں نے بجلی بھی پیدا کر دی، انہوں نے ترقی کا پہیہ بھی چلا دیا، 2018-----

(شور / قطع کلامیاں)

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> جناب سپیکر! دیکھیں-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: اب فلور شوکت یوسفزئی کے پاس ہے آپ بات نہ کریں۔ جی شوکت صاحب!

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! پانی پلادیں ذرا۔

وزیر محنت وثقافت: ہاں ضرور پلائیں سر، ان کو۔

(تالیاں)

(شور)

وزیر محنت وثقافت: اچھا جناب سپیکر، میرے بھائی نے بڑی اچھی باتیں بھی کیں لیکن ایک چیز جو اس پاکستان کے سارے عوام ہمیں بھی سن رہے ہیں، ان کو بھی سن رہے ہیں ذرا یہ تو بتادیں کہ 2018 سے پہلے یہ کس ادارے کی بات کر رہے ہیں ریلوے خسارے سے نکلا تھا، پی آئی اے خسارے سے نکلا تھا، سٹیل مل خسارے سے نکلا تھا، کونسا ادارہ تھا جو بڑے اچھے حالات میں ہمیں ملا۔ ایک ادارہ تو بتادیں میں چیلنج کرتا ہوں کوئی ادارہ تو بتادیں جناب سپیکر، سوائے ایک ادارے کے-----

(مداخلت اور قطع کلامی)

وزیر محنت وثقافت: ایک، اداري ته لا نوي راغلي ئي لږ صبر اوکړه-----

(مداخلت اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ نے بات کرلی ہے تو ان کو بات کرنے دیں نا یہ کیا طریقہ ہے۔ پلیز دیکھیں یہاں پر پانچ چھ لوگوں نے بات کی، دیکھیں-----

(مداخلت اور قطع کلامی)

Mr. Speaker: You are trying to disturb the House. I not allowed you.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: I not allowed. Please take your seat, please take your seat.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: میں آپ کو آخری وارننگ دیتا ہوں،Take your seat، بیٹھ جائیں آپ پلیز۔ اب ان کو سنیں نا، آپ کے پانچ چھ لوگوں کو سن لیا یہ کیا طریقہ ہے جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! میں نگہت بی بی سے درخواست کروں گا کہ اس کو ذرا کنٹرول کریں، مہربانی کریں سنیں خیر ہے یہ تو پارلیمانی وہ ہے سننے کی ہمت بھی رکھے، یہ بھی ایک جمہوریت ہے جب بات سنی جائے۔ تو جناب سپیکر، میں۔۔۔۔

(مداخلت / شور)

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، 2018 تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: 2018 تک جو ہمارے علم میں آیا ہے وہ دو ادارے بڑے ترقی کر رہے تھے ایک خاقان عباسی کا ایئر بلیو اور دوسرا اتفاق سٹیل ملز، یہ مزے کی بات ہے سرکاری سٹیل مل خسارے میں اور اتفاق سٹیل ملز ترقی کرے، تو یہ بھی عوام پوچھنا چاہتی ہے کہ یہ کونسا فارمولہ تھا جس میں آپ کا پی آئی اے خسارے میں ہو اور آپ کا جو۔۔۔۔

(مداخلت اور قطع کلامی)

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! جناب سپیکر!۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: چلیں ثوبیہ بی بی! اللہ آپ کو خوش رکھے۔ ثوبیہ بی بی کو سپیکر چیمبر میں چائے پلائیں۔

وزیر محنت وثقافت: ما ته خو دا پته نه وه چې دومره زيات دوئ ته تکليف رسی، ما خو لا خبره نه دی کړی خبره خو لا پاتې دی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! یہ میں صرف ریکارڈ درستگی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کون آگیا ہے؟

وزیر محنت وثقافت: ریکارڈ کی درستگی کے لئے، میں صرف ریکارڈ کی درستگی کے لئے کچھ حقائق بتارہا تھا۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔جناب سپیکر، یہ۔جناب سپیکر، میرے بھائی نے بات کی لیکن۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب!آپ کی بات کا جواب دیا جارہا ہے آپ کو اصولاً ہاؤس کے اندر ہونا چاہیئے اس وقت۔

وزیر محنت وثقافت: میرے خیال سے ان کو بھی چائے کا شوق ہے زیادہ چائے پیتے ہوں گے شاید۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: میں یہ عرض کررہا تھا جناب سپیکر، کہ دیکھیں حقائق ہمیشہ حقائق ہوتے ہیں۔حقائق کو آپ کسی بھی جگہ آپ نئی جگہ پہ بھی جائیں تو توڑ مروڑ کے آپ پیش کر نہیں سکتے ہیں۔میرے بھائی نے جو معیشت کی بات کی۔اب ان کو پتہ ہونا چاہیئے یہ اب اسمبلی کے ممبر ہیں یہ کوئی چوک یادگار یا کوئی وہ نہیں ہے کہ وہاں جاکے آپ سپیچ کریں، لوگوں کے سامنے کچھ بھی کہیں تو وہ کہیں گے ٹھیک ہے،   (تالیاں) یہ اسمبلی ہے اسمبلی کے فلور پہ آپ نے وہ بات کرنی ہے جو پاکستان کی ساری عوام جانتی ہوں۔حقیقت کیا ہے جب ہماری حکومت آئی تو 20 ارب Current deficit، 30 ہزار ارب کا قرضہ یہ Deny کرتے ہیں اس سے، یہ کہتے ہیں ہم بڑی اچھی معیشت چھوڑ کے گئے تھے۔20 ہزار ارب ڈالر جو ہے جناب سپیکر، 20 ارب ڈالر خسارہ تھا Current deficit، آج کیا ہے آج ہم پلس میں جارہے ہیں۔اب سرپلس ہو گئے ہیں چیزیں۔   (تالیاں)   ہماری جو ٹیکسٹائل انڈسٹری ہے ٹیکسٹائل انڈسٹری اوپر جارہی ہے۔ کنسٹرکشن کی وجہ سے لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔پوری دنیا کی معیشت سکڑ رہی ہے کورونا میں، واحد پاکستان ہے جناب سپیکر، جس کی معیشت بہتر سے بہتر ہورہی ہے۔   (تالیاں)   میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں جناب سپیکر، جب انسان ہار جائے تو کہتا ہے ہار جاتے ہیں یہ ہار جائے تب بھی روئیں۔اب ان کو یہ نہیں پتہ ہے کہ جہاں پہ ہم ہارے بھی ہیں ووٹ بینک بڑھا ہے ہمارا پنجاب کے اندر جہاں آپ یہ جو سیٹ آپ نے جیتی ہے، یہ تو دعا کریں پی ٹی آئی کو، پی ٹی آئی کے ان ورکرز کو ورنہ بتیس سال تو آپ محنت کر رہے تھے، آپ تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ کہیں ڈسٹرکٹ کونسل میں بھی چلے جاتے اس مسلم لیگ کے ووٹ سے۔آپ کو تو گیارہ جماعتوں نے جس میں پی ٹی آئی شامل ہے، آپ کس کس پارٹی کے جھنڈے لہرائیں گے۔   (تالیاں)   اس وقت جناب سپیکر، اس وقت ہونا یہ چاہیئے تھا کہ گیارہ کے گیارہ

جماعتوں کے جھنڈے اس کے کندھے پہ ہونے چاہیئے تھے، یہ تو اچار ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ حوصلہ ہونا چاہیئے کہ جہاں ہم جیتتے ہیں اس کا بھی آپ ذکر کریں۔ ہم صدہ میں بہت بڑی سیٹ نکال کر آئے ہیں، ہم نے NA-45 ایسی جیتی ہے جناب سپیکر، کہ جو پی ڈی ایم کے سربراہ بنے ہیں وہ تیسرے نمبر پر آئے ہیں تو پی ڈی ایم جو تحریک چلا رہی ہے پہلے تو اس کو استعفیٰ دینا چاہیے جو کہہ رہے ہیں میرا امینڈیٹ چوری ہو گیا ہے، وہ کونسا مینڈیٹ ہے جو دوسری پوزیشن بھی نہیں لے سکے، یہ پتہ نہیں کونسا مینڈیٹ ہے ان کا جو چوری ہوا ہے جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ جمہوریت کی بات ہوتی ہے جمہوریت کرپشن سے نہیں مضبوط ہوتی، جمہوریت کے لئے اقدار ہوتے ہیں، جمہوریت کے لئے وہ تمام چیزیں ہوتی ہیں جو جمہوریت کے چمپیئن ایسے نہیں بنتے ہیں جو ایک دوسرے کو کہتے ہیں تم چور ہو، وہ کہتا ہے تم چور ہو، اور کہتا ہے ہم پیٹ پھاڑ کر نکالیں گے۔ آج سارے اکٹھے بیٹھے ہیں، یہ عوام کو آپ کیا دینا چاہتے ہیں کیا بتانا ہے یہ؟ کیا وہ جھوٹ بول رہے تھے کہ آپ چور ہیں وہ کہہ رہے تھے آپ چور ہیں۔ (تالیاں) تو جناب سپیکر، جو آج تمام اپوزیشن مل گئی ہے یہ وہی عمران خان ہے جو کہتا تھا کہ جب میں احتساب شروع کروں گا جب ان کے دم پہ پیر رکھوں گا یہ سارے اکٹھے ہو جائیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، یہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بات ٹھیک کی ہے یہ الیکشن جو ہے یہ کروڑپتیوں کا کھیل تھا، یہ تھا۔ یہ عمران خان ہے جس نے آج اسمبلی میں یہ بغیر کروڑ پتی بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ عمران خان ہے۔ ہاں، (تالیاں) (ہنسی) جس کی وجہ سے یہ جو کروڑ پتی کا وہ سسٹم ختم ہوا اور میں بالکل آپ کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس صوبے میں بارود کی بو آتی تھی ہر وقت، یہاں دھماکے ہوتے تھے، 2013 کے بعد اللہ کے فضل سے دھماکے بھی ختم، وہ تمام لوگ جناب سپیکر، جو اپنی سرمایہ کاری نکال کر بھاگ چکے تھے واپس آ رہے ہیں ایک اعتماد کی فضاء قائم ہے، آج اللہ کے فضل سے صوبے کے اندر امن ہے۔ (تالیاں) اور یہ کسی نے پلیٹ میں رکھ کر نہیں دی ہے، اس کے لئے ہماری فوج نے قربانیاں دی ہیں، ہماری پولیس نے قربانیاں دی ہیں، یہ نہ کہیں کہ جو لندن بھاگ کے گیا ہے اس نے قربانی دے کر امن قائم کیا ہے۔ (تالیاں) اس پہ جناب سپیکر، آج بھی، آج بھی پاکستان کی فوج قربانی دے رہی ہے اور یہ وہ فوج ہے جس نے پوری دنیا کے اندر دہشتگردی کو شکست دی ہے۔ یہ پاکستان واحد ملک ہے، یہ پاکستان واحد ملک ہے جس نے دہشتگردی کو شکست دی ہے۔ اس میں ہماری فوج، ہمارے سیکورٹی ادارے، ہماری عوام، سب نے قربانیاں دی ہیں۔ تو یہ مہربانی کریں کسی کے سر پہ نہ تھونپیں کہ یہ ان کی وجہ سے ہوا ہے۔

ہم Expect کرتے ہیں کہ جس طرح آپ اسمبلی میں آئے ہیں آپ اپنے لیڈروں کو بھی اسمبلی میں لے کر آئیں گے۔ جناب سپیکر، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ نوشہرہ کے حوالے سے میرے بھائی نے باتیں کی ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جو تھوڑا بہت میرے علم میں ہے، اگر یہ مجھے پتہ ہوتا کہ یہ نوشہرہ کی ترقی کی بات کرینگے تو میں پوری وہ لسٹ لے کر آتا کیونکہ ہمارا تو گلہ یہ تھا کہ سارا فنڈ نوشہرہ گیا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو یاد ہوگا کہ جب* + + + + + + + + + (قہقہے) اور جب زیادہ آتا تھا نوشہرہ ڈوب جاتا تھا۔ (تالیاں) تو جناب سپیکر، پرویز خٹک صاحب نے، پرویز خٹک صاحب نے اس پشاور سے لیکر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: جی جی۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ چلو خیر ہے، چلو خیر ہے۔ اچھا سن تو لیں نا۔ دیکھیں، میں نے جناب سپیکر، میں میں، میں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! بس۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: آپ تو میری دوست ہیں، آپ تو میری دوست ہیں سنیں نا؟ میں نے دیکھیں، میں نے کراچی کا نام نہیں لیا جو ہر وقت ڈوبتا ہے معمولی* + سے بھی ڈوب جاتا ہے میں اس کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ میں جناب سپیکر، نوشہرہ کی بات کر رہا ہوں جہاں اس پشاور سے لے کر نوشہرہ تک انہوں نے ایسی پشتیں بنائیں کہ میرے خیال سے صدیوں تک نوشہرہ کو محفوظ بنا دیا، یہ بہت بڑا تحفہ تھا جو پرویز خٹک نے دیا ہے نوشہرہ کو۔ (تالیاں) میرے بھائی نے کہا ہے کہ یونیورسٹی کی بات کی۔ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی۔ پورے پاکستان میں دو یونیورسٹیاں ہیں ایک سیالکوٹ کے اندر ہے ایک نوشہرہ کے اندر ہے، پرویز خٹک صاحب نے بنائی ہے۔ (تالیاں) میں ایک اور حقیقت بھی بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ 2002 میں قاضی حسین احمد جو ہاسپیٹل شروع ہوا تھا ایم ایم اے کے دور میں، جناب سپیکر! شروع ہوا تھا ایم ایم اے کے دور میں، بنایا پرویز خٹک نے اور ساتھ میڈیکل کالج بھی بنا کے دیا، یہ کوئی جھوٹی، یہ کوئی اس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ ایم ایم اے کے دور میں شروع ہوا اور 2013 تک۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: چلو بولو۔ بولو بولو۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

(شور)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: چلیں بولیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! کیا ان میں ان کے علاوہ کوئی مرد نہیں ہے جو کھڑا ہو کے بات کر لیں بس کریں آپ، بس کریں آپ (مداخلت) نگہت کر رہی ہے لیکن آپ کے تعاون سے کر رہی ہیں۔ انہوں نے بات کی ہے اس کے بعد یہ کر رہے ہیں تو آرام سے بیٹھ جائیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ثوبیہ بی بی! آ جائیں میں آپ کو مائیک کھول کے دیتا ہوں آپ چاہتی کیا ہیں پہلے آپ بات کریں، پہلے آپ بات کریں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: بس ڈسٹرب نہیں کرتا آدمی ماحول کو، ایسے ہی آپ لیڈر بنی ہوئی ہیں بس کریں آپ، Please setdown، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ایوان کے اندر۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: میں جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ایوان کے اندر۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: میں تو صرف میں تو آپ سے مخاطب ہوں جناب سپیکر! میرا تو ان کے ساتھ کوئی۔ میں، میں تو صرف ان کو جو حقیقت ہے وہ بتانا چاہتا ہوں ان کو چاہے برا لگے یا اچھا لگے لیکن یہاں نوشہرہ کے لوگ بھی آئے ہیں تاکہ حقیقت تو پتہ چلے نا۔ جناب سپیکر، 2002 میں ایم ایم اے نے، دوبارہ کہہ رہا ہوں ایم ایم اے نے قاضی حسین احمد کے نام پہ ہسپتال شروع کیا نوشہرہ میں، پھر اے این پی کی حکومت آئی۔ (مداخلت) تکلیف کیوں ہو رہی ہے سنیں تو سہی نا، اچھا سنیں تو سہی نا۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب! پلیز انہیں کہیں تشریف رکھیں اور خاموشی سے، دیکھیں آپ نے تقریر کی سب نے خاموشی سے سنی۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: میں تو دیکھیں میں تو حقیقت بتا رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ انہیں، نلوٹھا صاحب!۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: میں دیکھیں میں، میں حقیقت، سر میں تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، اس طرح لیڈر کوئی نہیں بنتا۔ لیڈر آپکے یہ فرنٹ لائن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، ڈسٹرب نہ کریں اور وہ تو صحیح بات کر رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: کیا کہہ رہے ہیں، کیا کہا ہے انہوں نے، کیا چیز؟

(شور)

جناب سپیکر: وہ* +والی بات اور یہ* +والی بات میں حذف کر دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے آگے چلیں۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، میں نے ایسی، میں نے ایسی کیا بات کی ہے جو ان کو مرچیں لگ رہی ہے بار بار۔ میں تو، میں تو کچھ کہہ نہیں رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں شوکت صاحب بات کریں۔ (قہقہہ)

(شور)

وزیر محنت وثقافت: میں تو کچھ کہہ نہیں رہا ہوں میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 2002 میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں Continue, please کیونکہ ٹائم بڑا گزر گیا ہے، Continue کریں۔

وزیر محنت وثقافت: سر! بس ختم کرتا ہوں۔ سر، وائنڈ اپ کرتا ہوں۔ 2002 میں ایم ایم اے نے جو ہسپتال شروع کیا تھا۔ سر، اے این پی کے پانچ سال گزرے ہیں، بنیاد سے آگے نہیں بڑھی تھی۔ 2013 میں پرویز خٹک نے آکے نہ صرف وہ ہسپتال بنایا بلکہ اس کے ساتھ میڈیکل کالج بھی بنا دیا۔ (تالیاں) یہ کہہ رہے ہیں۔ دوسرا، دوسرا سر، میرے بھائی نے مروبہ ڈیم کی بات کی۔ شاید ان کو یہ نہیں پتہ ہے کہ مروبہ ڈیم تو زیر تعمیر ہے لیکن یہ ایک مروبہ ڈیم نہیں ہے۔ آپ کو چونکہ آپ اسمبلی میں آئے ہیں تو آپ کے لئے ہم تھوڑے سے انفارمیشن دیتے رہیں گے۔ اس وقت نوشہرہ میں پانچ ڈیمز شروع ہیں بھائی جان

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

پانچ (تالیاں) ایسا (قہقہہ) ایسا گاؤں نہیں ہے نوشہرہ میں جہاں پہ روڈ پکا نہ ہو۔ جناب سپیکر، واحد ضلع ہے نوشہرہ جو اس وقت 95 percent گاؤں کو گیس جا رہی ہے، یہ کس اس میں ہے۔ (تالیاں) اس میں کامرس کالج، بوائز کالج، آپ جو نام لیں میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن آپ کو جو ووٹ ملا ہے وہ پی ٹی آئی کے ورکروں نے دیا ہے، آپ کو شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا پی ٹی آئی کا اور ان کے ورکروں کا۔ تو جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دل میں بہت ساری باتیں ہیں لیکن چونکہ مہمان ہیں پہلی دفعہ آئے ہیں اسمبلی میں، تو ان شاء اللہ جب جب ہماری Interaction ہوتی رہے گی ہم، Interaction ہوتی رہے گی-----

(مداخلت)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: سر، آپ کی تو اتنی قابلیت ہے کہ ماشاء اللہ پارلیمانی لیڈر سے پیچھے چلے گئے۔ آپ تو بات نہ کریں نا، آپ کو تو اپنی پارٹی نے پیچھے دھکیل دیا ہے تو جس کو بات کرنی تھی انہوں نے کر لی ہے۔ تو میں مشکور ہوں سر، آپ کا۔ بہت بہت شکریہ، تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ آئٹم نمبر 10-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: میں دیتا ہوں اس کے بعد۔ یہ Report lay کر لیتے ہیں پھر میں دیتا ہوں۔

موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ادارہ برائے قدرتی آفات خیبر پختونخوا سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 10. Laying of the report of the Auditor General of Pakistan on Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Khyber Pakhtunkhwa for the Audit year 2019-20, Shaukat Yousafzai Sahib, to please lay.

<u>Mr. Shaukhat Ali Yousafzai (Minister Labour and Culture)</u>: Thank you Janab Speaker. I intend to lay the report of the Auditor General of Pakistan on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Khyber Pakhtunkhwa for the Audit year, 2019-20.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands laid.

موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ادارہ برائے قدرتی آفات خیبر پختونخوا سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2019-20 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister on behalf of Finance Minister, Shaukat Yousafzai Sahib! To please move that the report of the Auditor General of Pakistan on Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Khyber Pakhtunkhwa for the Audit year 2019-20 may be referred to the Public Accounts Committee.

Minister for Labour and Culture: Mr. Speaker, I intend to move that the report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization Khyber Pakhtunkhwa for the Audit year 2019-20 may be referred to the Public Accounts Committee for examination.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization Khyber Pakhtunkhwa for the Audit year 2019-20 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is referred to the Public Accounts Committee.

نگہت بی بی! Rules relax کرنے ہیں آپ نے، کروانے ہیں۔ جی موشن پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں، اوکے۔

جناب سپیکر: موشن ہے، Rules relax کروادیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Janab Speaker, I beg to move that rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move the resolution in the House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to

move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قرارداد

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک اسی طرح کی قرارداد ہے کہ جو پہلے بھی میں نے اپنے ہاؤس کے ممبران کے لئے پیش کی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کا Follow-up نہیں آیا ابھی تک اور نہ ہی اس میں ہمیں کوئی Respond ملا ہے۔ دو دفعہ وہ قرارپیش ہو چکی ہے جو کہ بلیو پاسپورٹ کے بارے میں تھی لیکن ابھی جو قرارداد میں پیش کر رہی ہوں، اسی بلیو پاسپورٹ کے علاوہ جو ہے یہ میری قرارداد ہے کہ:

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سپیکر قومی اسمبلی اور چیئرمین سینیٹ کی طرز پر ہمارے تمام صوبائی سپیکرز جو ہیں، ان کو بھی خیبر پختونخوا سمیت، تمام صوبائی اسمبلیوں کے سپیکرز کو ڈپلومیٹک یعنی کہ ریڈ پاسپورٹ جاری کیا جائے کیونکہ یہ ان کا استحقاق بنتا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ جو بھی ہوتا ہے اسمبلی میں مطلب چیئرمین سینیٹ ہو اور جو کہ سپیکر قومی اسمبلی ہوتا ہے جس طریقے سے کہ ان کے ایم این ایز اور سینیٹرز کو تاحیات جو ہے تو وہ بلیو پاسپورٹ ملتا ہے اسی طرح تاحیات پاسپورٹ جو ریڈ پاسپورٹ ہے جس کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ کہتے ہیں، وہ جو ہے تو وہ سپیکر کو اور چیئرمین سینیٹ کو ملتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ چیزیں جو ہیں یہ ہمارے، ہم ٹھیک ہے لوگوں کے لئے بھی بات کرتے ہیں سب کچھ کرتے ہیں لیکن ہمارا بھی استحقاق یہاں پہ موجود ہے۔ ہم بھی اپنا استحقاق رکھتے ہیں کہ ہم اپنے سپیکر کے لئے بات کریں، ہم سندھ کے سپیکر کے لئے بات کریں، ہم بلوچستان کے سپیکر کے لئے بات کریں، ہم پنجاب کے سپیکر کے لئے بات کریں، جو جو ایریا ہمارے پاکستان میں آتا ہے اور وہاں پہ سپیکر بیٹھے ہوئے ہیں وہ تمام وہی کام کرتے ہیں جو کہ سپیکر قومی اسمبلی کرتا ہے جو کہ چیئرمین سینیٹ کرتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس کو Unanimously pass کرنے کے لئے میں حکومت سے درخواست کروں گی کہ یہ تمام سپیکرز کے لئے ہے کہ جیسے کہ نیشنل اسمبلی اور چیئرمین سینیٹ کے لئے ریڈ پاسپورٹ، ڈپلومیٹک پاسپورٹ ایشو کیا جاتا ہے تو اسی کو جو ہے تو پاس

کریں اور اس پہ جو ہے تو Follow-up بھی کریں کیونکہ بلیو پاسپورٹ کا ابھی تک Follow-up نہیں آیا ہے تو آپ کے لئے میں نے Lay کر دی ہے آپ پلیز جواب دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: جناب سپیکر! بالکل اس کو ہم سپورٹ بھی کرتے ہیں اور یہاں پہ شبلی فراز صاحب بھی آئے ہوئے ہیں، ہم ان سے بھی گزارش کریں گے کہ اس معاملے پر ہمیں سپورٹ کریں کیونکہ یہ ایک جیسے ممبران پارلیمنٹ ہیں، اگر وہاں اسمبلی میں بیٹھتے ہیں نیشنل اسمبلی میں یا صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں تو میرے خیال سے Privileges same ہونے چاہئیں۔ تو بالکل اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور جو پہلی ریزولیوشن گئی ہوئی ہے اس کی بھی Follow-up ہونا چاہیئے پہلے یہ گئی ہوئی ہے کہ جو گرین پاسپورٹ ہے ایم پی ایز کا، وہ ان کی پوری فیملی کے لئے ہونا چاہیئے۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: سر، یہ اس کے ساتھ نتھی ہونا چاہیئے ویسے بلیو پاسپورٹ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بلیو پاسپورٹ، سوری، بلیو پاسپورٹ۔ جیسے سینیٹرز اور ایم این ایز کے ساری فیملی کے لئے ہوتا ہے، یہاں صرف ایم پی اے کے لئے ہے بلیو پاسپورٹ۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: بلیو پاسپورٹ جو ہے اس کے ساتھ نتھی ہونا چاہیئے۔ اس میں نگہت بی بی! آپ اس کو تاحیات لکھیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! جو Senators elect ہو کے یہاں سے جاتے ہیں وہ وہاں پر بیٹھتے ہیں چاہے وہ کسی بھی پارٹی کے ہیں لیکن ہم جب ان کو ووٹ دیتے ہیں تو یہ ان کا کام ہے کہ ہماری لیجسلیشن کی وہاں پہ وہ باقاعدہ طور پر Follow-up کریں اور وہ باقاعدہ طور پہ اس کو یہاں پہ شبلی فراز صاحب بھی کہیں بیٹھے ہوں گے، میں ان کی توسط سے یہ بات کرتی ہوں کہ شیخ رشید صاحب کو بلایا جائے اور اس کو کہا جائے کہ یہ چیز جو ہے تو یہ ہماری Unanimously دو دفعہ قرار دادیں پاس ہو چکی ہیں اس کو پاس کروائیں اس کے سمیت۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>Mr. Speaker</u>: We will follow-up. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Sardar Khan Sahib, MPA to please move his resolution No. 1186.

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، اس ریزولیوشن پر ان ممبران صاحبان کے دستخط موجود ہیں۔ نگہت بی بی، ثوبیہ بی بی، معزز آنریبل ممبران صاحبان، متفقه یو قرارداد پیش کومه جی په دې معزز ایوان کښې۔ جناب مالم جبه چې ده په تحصیل چار باغ او ملم جه د درمیان نه هغه بائیس کلو میټر د هغې فاصله ده۔ خوازه خیله او میاندم چې دے، د هغې په درمیان کښې پچیس کلو میټره ده۔ تفصیلاً به ئې زه اووایمه چې ضلع سوات میں تمام سیر و سیاحت کا مرکز ہے لیکن مقامات پہلے مالم جبہ اور میاندم خاص طور پر سیر و سیاحت کے لئے بہت موزوں ہیں لیکن مالم جبہ ٹی ایم اے آفس سے بائیس کلو میٹر اور میاندم ٹی ایم اے آفس سے پچیس کلو میٹر ہے۔ ناگہانی آفات کی صورت حال میں بروقت پہنچنا بہت ضروری ہے جس کی وجہ سے مذکورہ علاقے ٹی ایم اے اور ریسکیو 1122 کے اہلکاروں کی رسائی میں بہت مشکلات آ رہی ہیں، وہاں ایمرجنسی کی صورت میں بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہ کہ ہر سال مالم جبہ میں، میاندم میں مقامات پر سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں کوڑا کرکٹ اور پلاسٹک کی تھیلوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے حسن پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ علاقہ جیسے مالم جبہ اور میاندم سیر و سیاحت کے مقامات کو ٹی ایم اے اور ریسکیو کے دفتر قائم کرنے کے لئے فوری طور پر ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اختیار ولی صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں اس ہاؤس میں اور ان کی کامیابی پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد سردار صاحب جو قرارداد لے کے آئے ہیں، یہ بالکل Genuine ہے، میں اس کو سپورٹ بھی کرتا ہوں اور اس سے Agree بھی کرتا ہوں کیونکہ مالم جبہ ایک سیاحتی مقام ہے، بہت سے ٹورسٹس وہاں پہ جاتے ہیں اور انہوں نے جو Distance بتایا چار باغ سے، خوازہ خیلہ سے، وہ واقعی بہت زیادہ ہے تو وہاں پہ بھی تو 1122 کی جو سروسز ہیں وہاں پہ ہے لیکن وہاں پہ برف باری کے موسم میں

خاصکر یہ جو ابھی سیزن چلا اس میں بہت سے ایکسیڈنٹ ہوئے کیونکہ جو گاڑیاں وہاں پہ جاتی ہیں اکثر پھسل جاتی ہیں تو وہاں پہ لوگ زخمی ہو جاتے ہیں تو پھر ان کو نیچے ہاسپٹل میں لے کر آنے کے لئے کوئی کنوینس نہیں ہوتی تو میں Agree کرتا ہوں کہ اگر وہاں Initial stage پہ ایک ایمبولینس اور اس کے ساتھ کچھ Staff provide کیا جائے تو میرے خیال میں وہاں پہ جگہ بھی بہت ہے تو ان لوگوں کو جو وہاں پہ ٹورسٹس آتے ہیں، جو مہمان ہوتے ہیں، ان کی مشکل بھی آسان ہو گی اور وہاں پہ ان کو فرسٹ ایڈ کی سہولت بھی ملے گی۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Resolution No. 1186 is passed unanimously. Mr. Fahim Sahib M PA, to please move his resolution. Mr. Fahim Sahib.

<u>جناب فہیم احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ قرارداد آنریبل ایم پی اے آصف خان، کامران بنگش صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب اور میری طرف سے ہے۔ سر، میں اس معزز ایوان کے ذریعے یہ قرارداد پیش کر رہا ہوں کہ سندھ حکومت نے ریاستی جبر اور ظلم کی مثال قائم کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر حلیم عادل شیخ پر ظلم اور بربریت کی تاریخ رقم کر دی ہے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کو حفاظت فراہم کی جائے اور یہ ہاؤس متفقہ طور پر قرارداد پیش کرتی ہے کہ سندھ حکومت ریاستی جبر کو ختم کرے اور معزز ممبر کو حفاظت فراہم کرے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: ٹھیک ہے سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

سینیٹ الیکشن میں اسمبلی چیمبر کا بطور پولنگ سٹیشن استعمال کرنے کے لئے قاعدہ کا معطل کرایا جانا

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! آپ موو کریں جی۔

وزیر محنت وثقافت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I intend to move under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that rule 245 of the said rules may be suspended and the Assembly Chamber may be allowed to be used as Polling Station for Senate Election scheduled for 3rd March, 2021.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ وہ سینیٹ والی ریزولیوشن تھی کہ یہاں سینیٹ کا الیکشن ہونا ہے اس کے لئے۔

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I Shah Farman, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa do hereby order that the Session of the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Monday, the 1st March, 2021 after conclusion of its business fixed for the date till such date as may hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

میں،...............................،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ،بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ ،اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق،اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت،استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]